



[allurdubooks.blogspot.com](http://allurdubooks.blogspot.com)

اقبال

# فہرست

06	.....	ابلیس کی مجلس سُورئی	1
19	.....	بڈھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو	2
21	.....	تصویر و مصوّر	3
23	.....	عالمِ برزخ	4
27	.....	معزول شہنشاہ	5
28	.....	دوڑخی کی مناجات	6
30	.....	مسعود مرحوم	7
34	.....	آوازِ غیب	8

## رُباعیات

36	.....	مری شاخِ اہل کا ہے ثمر کیا	1
36	.....	فراغت دے اے کارِ جہاں سے	2
37	.....	وگرگٹوں عالمِ شام و سحر کر	3
37	.....	غربی میں ہوں محسود امیری	4
38	.....	خرد کی تنگ دامانی سے فریاد	5
38	.....	کہا اقبال نے شیخِ حرم سے	6

39	.....	کہن ہنگامہ ہائے آرزو سرد	7
39	.....	حدیث بندۂ مومن دل آویز	8
40	.....	تمیزِ خار و گل سے آشکارا	9
40	.....	نہ کر ذکرِ فراق و آشنائی	10
41	.....	ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے	11
41	.....	ہر دو دیکھے اگر دل کی نگہ سے	12
42	.....	کبھی دریا سے مثلِ موج ابھر کر	13

## مُلا زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض

43	.....	پانی ترے چشموں کا ترپتا ہوا سیماب	1
45	.....	موت ہے اک سخت تر جس کا غلامی ہے نام	2
46	.....	آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر	3
47	.....	گرم ہو جانا ہے جب محکوم قوموں کا	4
48	.....	دُراج کی پرواز میں ہے شوکتِ شاہیں	5
49	.....	رندوں کو بھی معلوم ہیں صوفی کے کمالات	6
50	.....	نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شہیری	7
52	.....	سمجھا لہو کی بوند اگر تو اسے تو خیر	8
53	.....	کھلا جب چمن میں کتب خانہ گل	9
55	.....	آزاد کی رگ سخت ہے مانندِ رگِ سنگ	10
56	.....	تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ	11
57	.....	دگرگوں جہاں ان کے زورِ عمل سے	12

58	.....	نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا	13
60	.....	چہ کا فراندہ تمہار حیات می بازی	14
62	.....	ضمیر مغرب ہے تاجرانہ، ضمیر مشرق ہے راہبانہ	15
64	.....	حاجت نہیں اے خطہ گل شرح و بیاں کی	16
65	.....	خود آگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی	17
65	.....	آں عزم بلند آوراں سوز جگر آوراں	18
66	.....	غریب شہر ہوں میں، مکن تو لے مری فریاد	19

67	.....	سراکبر حیدری صدرا عظیم حیدر آباد کن کے نام	1
68	.....	حسین احمد	2
69	.....	حضرت انسان	3

All rights reserved. ©  
 ©2002-2006

IqbalCyberLibrary

اردو نظمیں

All rights reserved.

allurdubooks.blogspot.com

©2002-2006

# ابلیس کی مجلسِ شوریٰ

۱۹۳۶ء

ابلیس

یہ عناصر کا پرانا کھیل، یہ دنیائے دُوں  
سماکنانِ عرشِ اعظم کی تمناؤں کا خون!  
اس کی بربادی پہ آج آمادہ ہے وہ کارساز  
جس نے اس کا نام رکھا تھا جہانِ کاف و نون  
میں نے دکھلایا فرنگی کو مملواریت کا خواب  
میں نے توڑا مسجد و دیر و کلیسا کافسوں  
میں نے ناداروں کو سیکھلایا سبقِ تقدیر کا  
میں نے منعم کو دیا سرمایہ داری کا جنوں  
کون کر سکتا ہے اس کی آتشِ سوزاں کو سرد  
جس کے ہنگاموں میں ہو ابلیس کا سوزِ دُروں  
جس کی شاخیں ہوں ہماری آبیاری سے بلند  
کون کر سکتا ہے اُس نخلِ شہن کو سرنگوں!

## پہلا مُشیر

اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یہ اِبلِیسی نظام  
پنختہ تر اس سے ہوئے خوئے غلامی میں عوام  
ہے ازل سے ان غریبوں کے مقدر میں جمود  
ان کی فطرت کا تقاضا ہے نمازِ بے قیام  
آرزوِ اول تو پیدا ہو نہیں سکتی کہیں  
ہو کہیں پیدا تو مر جاتی ہے یا رہتی ہے خام  
یہ ہماری سعیِ پیہم کی کرامت ہے کہ آج  
صوفی و مُلا مُلوکیت کے بندے ہیں تمام  
طبعِ مشرق کے لیے موڑوں یہی افیون تھی  
ورنہ 'توالی' سے کچھ کم تر نہیں 'علمِ کلام'!  
ہے طواف و حج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا  
گند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغِ بے نیام  
کس کی نومیدی پہ حجت ہے یہ فرمانِ جدید؟  
'ہے جہاد اس دور میں مردِ مسلمان پر حرام'!

دوسرا مُشیر

خیر ہے سلطانی جمہور کا غوغا کہ شر  
ٹو جہاں کے تازہ فتنوں سے نہیں ہے باخبر!

پہلا مُشیر

ہوں، لگ میری جہاں بنی بتاتی ہے مجھے  
جو ملوکیت کا اک پردہ ہو، کیا اُس سے خطر!

ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس  
جب ذرا آدم ہوا ہے خود شناس و خود نگر  
کاروبار شہریاری کی حقیقت اور ہے  
یہ وجودِ میر و سلطان پر نہیں ہے منحصر  
مجلسِ ملت ہو یا پرویز کا دربار ہو  
ہے وہ سلطان، غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر  
ٹو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام  
چہرہ روشن، اندروں چنگیز سے تاریک تر!



## تیسرا مُشیر

رُوحِ سُلطانی رہے باقی تو پھر کیا اِضطراب  
ہے مگر کیا اُس یہودی کی شرارت کا جواب؟  
وہ کلیم بے تجلی، وہ مسیح بے صلیب  
نیست پیغمبر و لیکن درِ بغل وارد کتاب  
کیا بتاؤں کیا ہے کافر کی نگاہِ پردہ سوز  
مشرق و مغرب کی قوموں کے لیے روزِ حساب!  
اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا طبیعت کا فساد  
توڑ دی بندوں نے آقاؤں کے خیموں کی طناب!

## چوتھا مُشیر

توڑا اس کا رومۂ الکبریٰ کے ایوانوں میں دیکھ  
آلِ سیزر کو دکھایا ہم نے پھر سیزر کا خواب  
کون بحرِ روم کی موجوں سے ہے لپٹا ہوا  
'گاہ بالذچوں صنوبر، گاہ نالذچوں رباب'

## تیسرا مُشر

میں تو اُس کی عاقبتِ بنی کا کچھ قائل نہیں  
جس نے افزگی سیاست کو کیا یوں بے حجاب

## پانچواں مُشر

(ابلیس کو مخاطب کر کے)

اے ترے سوزِ نفس سے کارِ عالم اُستوار!  
ٹوٹنے جب چاہا، کیا ہر پردگی کو آشکار  
آب و گل تیری حرارت سے جہان سوز و ساز

اَبلیہ جنت تری تعلیم سے دانائے کار

تجھ سے بڑھ کر فطرتِ آدم کا وہ محرم نہیں

سادہ دل بندوں میں جو مشہور ہے پروردگار

کام تھا جن کا فقط تقدیس و تسبیح و طواف

تیری غیرت سے ابد تک سرنگون و شرمسار

گرچہ ہیں تیرے مریدِ افرنگ کے ساحر تمام

اب مجھے ان کی فراست پر نہیں ہے اعتبار

وہ یہودی فتنہ گر، وہ رُوحِ مزدک کا بُروز

ہر قبا ہونے کو ہے اس کے جنوں سے تارتار

زاغِ دشتی ہو رہا ہے ہمسرِ شاہین و چرخ  
کتنی سُرعت سے بدلتا ہے مزاجِ روزگار  
چھا گئی آخفتہ ہو کر وسعتِ افلاک پر  
جس کو نادانی سے ہم سمجھے تھے اک مُشتِ غبار  
فتنہ فردا کی ہیبت کا یہ عالم ہے کہ آج  
کانپتے ہیں کوسار و مرغزار و جوبار  
میرے آقا! وہ جہاں زیر و زبر ہونے کو ہے  
جس جہاں کا ہے نقطہ تیری سیادت پر مدار

ابلیس

allurdubooks.blogspot.com

(اپنے مشیروں سے)

ہے مرے دستِ تصرف میں جہانِ رنگ و بو  
کیا زمیں، کیا مہر و مہ، کیا آسمانِ ٹوٹو  
دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں سے تماشا غرب و شرق  
میں نے جب گرما دیا اقوامِ یورپ کا لہو  
کیا امانِ سیاست، کیا کلیسا کے شیوخ  
سب کو دیوانہ بنا سکتی ہے میری ایک ہو

کارگاہِ شیشہ جو ناداں سمجھتا ہے اسے  
 توڑ کر دیکھے تو اس تہذیب کے جام و سبوا!  
 دستِ فطرت نے کیا ہے جن گریبانوں کو چاک  
 مزدکی منطق کی سوزن سے نہیں ہوتے رفو  
 کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد  
 یہ پریشاں روزگار، آشفٹہ مغز، آشفٹہ مو  
 ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اُس اُمت سے ہے  
 جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو  
 خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ  
 کرتے ہیں اشکِ محرکابی سے جو ظالم وضو  
 جانتا ہے، جس پہ روشن باطنِ ایام ہے  
 مزدکیتِ فتنہ فردا نہیں، اسلام ہے!

(۲)

جانتا ہوں میں یہ اُمتِ حاملِ قرآن نہیں  
 ہے وہی سرمایہ داری بندہٴ مومن کا دیں  
 جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں  
 بے یو بیضا ہے پرانِ حرم کی آستیں

عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف  
 ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں  
 الحذر! آمین پیغمبر سے سو بار الحذر  
 حافظِ ناموسِ زن، مرد آزما، مرد آفریں  
 موت کا پیغام ہر نوعِ غلامی کے لیے  
 نے کوئی نغفور و خاقان، نے فقیر رہ نشیں  
 کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک صاف  
 مہتمموں کو مال و دولت کا بنانا ہے اس میں  
 اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب  
 پادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں!  
 چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب  
 یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں  
 ہے یہی بہتر الہیات میں اُلجھا رہے  
 یہ کتابِ <sup>نورانیہ</sup>not کی تاویلات میں اُلجھا رہے

(۳)

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسمِ شش جہات  
 ہو نہ روشن اُس خدا اندیش کی تاریک رات

ابنِ مریم مر گیا یا زندہ جاوید ہے  
 ہیں صفات ذاتِ حق، حق سے جدا یا عینِ ذات؟  
 آنے والے سے مسیحِ ماضی مقصود ہے  
 یا مجدد، جس میں ہوں فرزندِ مریم کے صفات؟  
 ہیں کلامِ اللہ کے الفاظِ حادث یا قدیم  
 اُمتِ مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات؟  
 کیا مسلمانوں کے لیے کافی نہیں اس دور میں  
 یہ الہیات کے ترشے ہوئے لات و منات؟  
 تم اسے بیگانہ رکھو، عالمِ کردار سے  
 تا بساطِ زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات  
 خیر اسی میں ہے، قیامت تک رہے مومن غلام  
 چھوڑ کر اوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات  
 ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر  
 جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات  
 ہر نفس ڈرتا ہوں اس اُمت کی بیداری سے نہیں  
 ہے حقیقت جس کے دس کی احتسابِ کائنات  
 مست رکھو ذکر و فکرِ صبح گاہی میں اسے  
 پختہ تر کرو مزاجِ خانقاہی میں اسے



ایلیس : شیطان مجلس شوریٰ : جس محفل میں باہم مشورہ کرنے والے ہوں عناصر کا پرانا کھیل : مراد یہ دنیا جو بہت قدیم ہے اور آگ، پانی، ہوا اور مٹی سے بنی ہے دُنیا کے دوں : گھڑیلا کہنی دنیا، یکا نکات، عرشِ اعظم : بر تخت، خدا نیز فرشتوں کا ٹھکانا تماشوں کا ٹھون : مراد تماشے پوری نہ ہوا، ماکا، آمادہ : تیار کارساز : کام بنانے والا، مراد خدا، جہان کاف و نون : "گنہگار" کا جہان۔ ایک قرآنی آیت کے مطابق جب خدا کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو "گنہگار" (جو جا) فرمادیتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے۔ مراد یہ دنیا، مملو کیت، بادشاہت، مراد حکمرانی، دیر : مندر، گلیسا : گر جا (مسجد..... کلیسا سے مراد ہر قوم کا مذہبی جذبہ) فسوں : فسوں، جادو، تقدیر کا سبق : سب کچھ تقدیر پر ڈال دینے کا سبق، منعم : دولت مند، سرمایہ داری : دولت اکٹھی کرنے کی حالت، آتش سوزاں : جلا دینے والی آگ، سوز و دروں : اندر یعنی باطن کی گرمی یا آگ، آپااری : کھیت یا درخت کو پانی دینا، نخل کھن : پھلنا درخت، مراد مضبوط جڑوں والا درخت، سرنگوں کرنا : مراد نیچے گرانا، ایلیس نظام : شیطانی کاسوں کا سلسلہ پختہ تر : مراد زیادہ پکی (حادث) بخونے غلامی، غلامی کی حالت، بھجود : عمدہ نمائے بے قیام : مراد غلامی میں ٹھکے رہنا، آزاد قوم کی طرح سر بلند نہ رکھنا، خام : کچی، سعی پیہم : لگانا کوشش، کرامت : ایسا کام جو عام انسان کے بس میں نہ ہو، مملو کیت : کا بندہ، بادشاہت کا غلام، حکمرانوں کا غلام، طبع مشرق : مراد مشرقی قوموں کا مزاج، موزوں : مناسب، قانون : انیم، قوانین : چند آدمیوں کا مل کر نصیہ اور حمد یہ کلام گانا، علم کلام : وہ علم جس میں اسلامی عقیدے دلیلوں سے ثابت کیے جاتے ہیں، طواف : کعبہ کے گرد چکر لگانے کا عمل، حج کا ہنگامہ : مراد حج کے موقع پر مسلمانوں کا زور دار اجتماع، کند : جو چیز نہ ہو، تیغ بے نیام : تنگی تلوان مراد جوش و جذبہ، جدوجہد، نو میدی : مایوسی، حجت : دلیل، فرمان جدید : نیا حکم۔ اٹاہ ہے قادیانی رہنما میرزا غلام احمد کے اس فتوے کی طرف کہ اب اس دور میں جہاد کی ضرورت نہیں، حرام : منع کیا گیا، سلطانی جمہور : عوام کی حکومت، جمہوریت، غوغا : شون ہنگامہ، تازہ فتنے : نئے نئے جھگڑے / شوشے، جہاں بنی : دنیا کے معاملات اور حالات پر گہری نظر ہونے کی کیفیت، مملو کیت کا ایک پردہ : مراد جمہوریت کی آڑ میں دراصل بادشاہت ہی کا عمل دخل ہے، جمہوری لباس : عوامی لباس، مراد بادشاہت کو جمہوریت کے جھپٹی نام سے برقرار رکھا ہے، آدم : مراد انسان، خود شناس : اپنی ذات / خودی سے پوری طرح باخبر، خود نگر : اپنی ذات پر نظر رکھے والا، کاروبار شہر یاری : بادشاہت کے معاملے، وجود میر و سلطان : بادشاہوں اور حکمرانوں کی ذات، ہستی، مختصر : جس پر انحصار ہو، مجلسِ مکت : بھٹل اسمبلی، پرویز : مشہور ایرانی بادشاہ خسرو پرویز، مراد کوئی بھی بادشاہ کسی چیز پر نظر ہونا : مراد اسے کوٹنے کا ارادہ رکھنا، مغرب : یورپ، جمہوری نظام : عوامی حکومت کا طریقہ، ڈیکورسی، چہرہ روشن : مراد ظاہر میں ایک اچھا نظام، اندروں : باطن، دل، چنگیز : وہ ظالم منگول سردار جس

نے تیرھویں صدی عیسوی میں ایران میں مسلمانوں کا قتل عام کیا تا ریک تری: مراد بیحد ظالم، رُوحِ سلطانی،  
 بادشاہت (ایک آدمی کی حکومت) کی اصل، اضطراب: بے چینی، اُس یہودی کی شرارت: مراد مشہور جرمن  
 یہودی سوشلسٹ کارل ہرنخ مارکس، جس نے سرمایہ داری کے خلاف کتاب ”داس کپٹل“ لکھی۔ اس کا نظریہ تھا  
 کہ محنت کے بغیر دولت بیکار ہے (۵ مئی ۱۸۱۸ء - ۱۳ مارچ ۱۸۸۳ء)، کلیم: بے تجلی، ایسا پیغمبر (سوی) جسے  
 اللہ کا جلوہ نصیب نہ ہوا۔ مراد یہودی کارل مارکس، دنیا بھر کے مزدور جس کے معتقد ہیں مسیح بے صلیب: مراد  
 کارل مارکس جسے صلیب پر تو نہیں لٹکایا گیا لیکن اس کی زندگی حضرت عیسیٰ کی مانند تھی میں کئی ”نیمت پیغمبر و  
 لیکن در بغل وار و کتاب“ ترجمہ: وہ (کارل مارکس) اِن کا عدہ پیغمبر تو نہیں ہے لیکن پیغمبروں کی مانند اس کی  
 بغل میں یعنی اس کے پاس بھی کتاب ہے (داس کپٹل)، نگاہ پر وہ سوز: ایسی نگاہ جو چھٹی چیزوں کو بھی پوری  
 طرح دیکھ لے / رازوں کو جان لے، روزِ حساب: قیامت کا دن، بندہ: غلام، محکوم: آقا، مالک، حکمران، توڑ  
 دی..... خمیوں کی طناب: خمیوں کی رتی، مراد آقاؤں کی آقائی ختم کر دی، خود آقا بن گئے، توڑ: علاج،  
 چاہہ، رُومتہ الکبریٰ: مراد اٹلی (جو کبھی بہت بڑی سلطنت تھی)، جہاں سونے اب امر بن گیا ہے، آل سیزر:  
 مراد جولیس سیزر کی اولاد جو قدیم روم کا فرماں روا تھا، مراد اطالیہ کے لوگ جو اس کی عظمت اور اقتدار کے  
 وارث ہیں، سیزر کا خواب: مراد قیصر روم بننے کا منصوبہ، محرم: اٹلی، اطالیہ، جس کے ساحل پر واقع ہے  
 عاقبت بنی: انجام پر نظر رکھنے کی کیفیت، قائل: ماننے والا، فرنگی سیاست: یورپ کی سیاست، بے حجاب:  
 بے پردہ، یعنی عیب وغیرہ ظاہر کر دیے، سوزِ نفس: سانس / ذات کی گری، کارِ عالم: کائنات / دنیا کا معاملہ،  
 آستوار: مضبوط، پختہ، پر دی، چھٹی ہوئی چیز، راز آب و گل: پانی اور مٹی، مراد یہ دنیا، جہاں سوز و ساز:  
 مراد ایسی دنیا جس میں جنگوں اور فتنوں وغیرہ کی گری ہے، ماہلیہ جنت: جنت کے سیدھے سادے لوگ، اشارہ  
 ہے حدیث حضور اکرم کی طرف کہ جنت کے لوگ سیدھے سادے ہوں گے، دانائے کار: معاملات پر جس کی  
 پوری گرفت اور نظر ہو، محرم: واقف، باخبر، سادہ دل: چالاک اور فریب سے پاک دل والا، تقدیس: اللہ کی پاکی  
 بیان کرنا، طواف: کعبہ کے گرد چکر لگانا (مراد مذہب سے لگاؤ)، شیح: پروئے ہوئے دانوں پر اللہ کے نام کا  
 ورد، اُبد تک: ہمیشہ ہمیش کے لیے، مرگلوں: اُن کے لیے، مراد شرمندہ، ساحر: جادوگر، فراست: ذہانت، دانائی،  
 یہودی فتنہ گر: یہودی فتنہ ساز پھیلانے والا، مراد مارکس، رُوحِ مزدک: مزدک کی روح، مزدک پانچویں  
 صدی عیسوی کا ایرانی مذہبی رہنما اور اس فلسفے کا بانی کہ دولت، زمین اور عورت پر سب کا یکساں حق ہے، رُوز:  
 کسی کی روح کا کسی دوسری شکل میں ظاہر ہونا، قیانا رتا رہونا: لباس پھٹ جانا، مراد سرمایہ داری / بادشاہت کا  
 خاتمہ ہونا، زاغِ وحشی: جنگلی کوا، مراد مزدور، ہمسر: برابری کرنے والا، چرخ: بازی کی قسم کا ایک شکاری پردہ،



دونوں سے مراد سرمایہ دار یا بڑے لوگ، مزاج روزگار بدلنا: زمانے کے حالات بدلنا، آشفیت ہونا: مراد پھیلنا، اُفلاک: نلک کی جمع، آسمان، پوری فضا، مشتِ غبار: مٹی کی مٹی، مراد معمولی شے، قنتہ: قناری: مستقبل کا ہنگامہ، مراد سوشلزم / اشتراکیت، عالم: حالت، کیفیت، مَرغزار: جانوروں کے پھرنے کی جگہ، جوئیاری: تینوں سے مراد پوری دنیا، زیر و زبر ہونا: اوپر نیچے ہونا، مراد بہت بڑی تبدیلی آنا، سیادت: سرداری، سرپرستی، مدار: اخصار۔

المیس.. (بے مشیروں سے)

دستِ تصرف میں ہونا: مراد اختیار اور قبضے میں ہونا، جہانِ رنگ و بو: یہ کائنات / دنیا بہرِ وعدہ: سورج اور چاند تو بتواتر قدرت، اوپر نیچے، غرب و شرق: مغربی اور مشرقی نلک ابو گرمانا: جوش دلانا، امامانِ سیاست: بڑے بڑے سیاست دان / سیاسی رہنما، شیوخ: جمع شیخ، مراد عیسائی پادری، مذہبی لوگ، نعرہ، آواز، کارگاہ و شیشہ: شیشے کا کارخانہ، مراد بہت نازک شے، تہذیب: مراد سرمایہ داری، بادشاہت و غیرہ، جام و سبو: مراد طوطی، توڑ کر دیکھے تو: مراد ذرا بدل کر تو دکھائے (اس میں دھمکی ہے)، دستِ نظرت: قدرت کا ہاتھ یعنی قدرت، گریباں چاک کرنا: مراد مختلف تعصبات کا پیدا ہونا مثلاً نسلی، جغرافیائی اور طبقاتی تعصب، مودکی منطق: مزدک کا فلسفہ یعنی دولت، زمین اور عورت پر سب کا یکساں حق ہے، سوزن: سوزی، رنو ہونا: ٹانگا لگانا، سیا جانا، اشتراکی کوچہ گرد: گلی گلی یعنی آوارہ پھرنے والے اشتراکی / سوشلسٹ، پریشاں روزگار: مراد جن کی زندگی بے تحشیوں کی شکار ہے، آشفیتِ مغز: سر پھرے پاگل، آشفیتِ مو: بال بھرائے ہوئے، فکر مند شراب آرزو: آرزو مراد جذبوں کی چنگاری، خال خال: مراد بہت کم، نکا دکھا، آشک سحر گاہی: صبح سویرے اللہ کے حضور رونے اور گڑگڑانے کا عمل، عشقِ حقیقی میں ڈوبے ہونا، مودکیت: مودک کا فلسفہ، قنتہ: قناری: مستقبل کا ہنگامہ یا خطرہ۔

(۲)

حاملِ قرآن: قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والی، مشرق کی اندھیری رات: مراد مشرقی ملکوں میں جہالت اور نادانی کا دورہ، بے پیر بیضا: روشن ہاتھ کے بغیر، بی بیضا حضرت موسیٰ کا ایک معجزہ تھا، مراد عظیم جذبہ اور عمل سے خالی، پیرانِ حرم: مسلم رہنما، شرعِ پیغمبر: شریعتِ محمدی، آئینِ پیغمبر: دستور / قانونِ محمدی، ناموسِ زن: عورت کی عزت و شرم، مرد آزما: دلبروں کو پرکھنے والا، مرد آفریں: بڑے بڑے دلیر پیدا کرنے والا، فقہور: قدیم چین کے ایک بادشاہ کا لقب، مراد بادشاہ، خاقان: ترکستان کے بادشاہ کا لقب، مراد بادشاہ فقیرہ نشیں: راہ میں پھینے والا گداگر، معمولی آدمی، آلودگی: گندگی، مراد حرام یا غلط قسم کی (دولت) فکر و عمل کا

انقلاب: سوچ، خیالات اور جدوجہد کے انداز میں تبدیلی چشمِ عالم: مراد دنیا والوں کی نظر مجروح یقین: خود  
اعتقادی سے ماری: الٰہیات: اللہ کی ذات سے متعلق فلسفیانہ مسئلے تاویلات: جمع تاویل، ظاہری مطلب سے  
ہٹ کر دوسرا غلط مطلب لینے کے طریقے۔

(۳)

تکبیر: اللہ کی بڑائی کا اعلان، اللہ اکبر، ظلم: جادو، شش جہات: مراد ساری کائنات خدا اندیش: خدا کی یاد  
میں ڈوبا رہنے والا تاویلات: مراد بے عملی کی حالت، ابن مریم: حضرت عیسیٰؑ، زندہ جاوید: ہمیشہ زندہ  
برقرار رہنے والا، صفات ذات حق: اللہ تعالیٰ کی، سستی کی صفیں (رحیم، کریم وغیرہ)، صفت ذات (یعنی وہ  
صفات) مکمل طور پر ذات ہیں، مسیح مہسری: مراد نصاریٰ یا نصرانیوں کا آئین، یعنی حضرت عیسیٰؑ جو قیامت کے  
قرب پھر اس دنیا میں آئیں گے مجتہد و ایک روایت کے مطابق ہر صدی میں ایک کمال ولی پیدا ہوتا ہے جو  
لوگوں کو نئے سرے سے اسلامی اصول و قوانین کی طرف متوجہ کرتا ہے، فرزندِ مریم کے صفات: حضرت  
عیسیٰؑ کی سی صفیں (مثلاً مرنے میں نئی روح پھونکنا)، حادث یا قدیم: فلسفہ الٰہیات کی ایک بحث مراد قرآنی  
الفاظ آفرینش دنیا کے بعد تخلیق ہوئے یا خدا کی طرح قدیم ہیں، امت مرحومہ: جس قوم پر اللہ کی رحمت ہوتی  
ہے ملکِ اسلامیہ ترشے ہوئے لات و منات: مراد بنائے ہوئے رت یعنی فلسفہ الٰہیات کی مذکورہ بحثیں  
جن میں مسلمان اُلٹھے ہوئے ہیں، بیگانہ رکھو، دور رکھو، عالم کروار: مراد جدوجہد کی دنیا، بساطِ زندگی: زندگی  
کی شہرچ، زندگی، مہرے مات ہونا: شہرچ کی بازی ہارنا، مراد زندگی بے ہر شعبے میں وہ بے عمل ہو کر رہ  
جائے، جہان بے ثبات: فانی دنیا، خوب تر: بہت اچھا، بہتر، تماشا شائے حیات: زندگی کے ہنگامے اور  
ولولے، بیداری: مراد جذبوں کا زندہ ہونا، احتساب کائنات: مراد دنیا کو بڑے کاسوں سے روکنا اور اچھے  
کاسوں کا حکم دینا، ذکر و فکر صحیح گاہی: مراد صرف عبادتِ عی میں مصروف رہیں، دنیا کی فلاح پر توجہ نہ دیں  
پختہ تر: مراد زیادہ مادی مزاج، خانقاہی: خانقاہ میں رہنے کی عادت، مراد بے عملی کی زندگی۔

☆ کبھی تو وہ سرو کے درخت کی طرح اونچا ہوتا ہے اور کبھی رباب (سارنگی) کی طرح الٹا کرتا ہے یعنی اس  
متصد کے حصول کے لیے ہر طرح کی کوشش کر رہا ہے۔

# بڈھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو

ہو تیرے بیاباں کی ہوا تجھ کو گوارا

اس دشت سے بہتر ہے نہ وادی نہ بخارا

جس سمت میں چاہے صفتِ سیلِ رواں چل

وادی یہ ہماری ہے، وہ صحرا بھی ہمارا

غیرت ہے بڑی چیز جہاں تک و دو میں

پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

حاصل کسی کامل سے یہ پوشیدہ ہنر کر

کہتے ہیں کہ شیشے کو بنا سکتے ہیں خار

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر

ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

محروم رہا دولتِ دریا سے وہ غواص

کرتا نہیں جو صحبتِ ساحل سے کنار

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت

ہے ایسی تجارت میں مسلمان کا خسارا

دُنیا کو ہے پھر معرکہ رُوح و بدن پیش

تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو اُبھارا

اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسا

ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

تقدیر اُمم کیا ہے، کوئی کہہ نہیں سکتا

مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارا

اخلاص عمل مانگ نیاگانِ مہلک سے

”شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را“

گوارا: سوائق، پسندیدہ دشت: بیابان، ولی..... بخارا: مراکوئی بھی بڑا تنگ سیریل رواں: خیزر تار طوفان، مراد آزاد مرد کی طرح سر اٹھا کر یا پوری آزادی سے۔ جہان نگ و د: بھاگ دوڑ کی دنیا، مراد یہ دنیا تاج سر وارا: قدیم ایرانی بادشاہ دارا کے سر کا تاج، مراد عظمت اور شان و شوکت، کامل: ماہر، پوشیدہ مہر: بچھا ہوا فن، خارا: سخت پتھر، اقوام: جمع قوم، قومی، مقدر کا ستارہ: مراد تقدیر کو سنوارنے والا، دولتِ دریا: مراد سمندر میں پائے جانے والے موتی، غواص: غوطہ لگانے والا، صحبتِ ساحل: کنارے پر بیٹھے رہنے کا عمل، ہاتھ سے دینا: چھوڑ دینا، خسارا: گھٹا، نقصان، کنارہ کرنا: علیحدگی اختیار کرنا، معرکہ رُوح و بدن: مادیت اور روحانیت کا ٹکراؤ، درندے: مراد ظالم ناکندے، تہذیب: جدید یورپی تہذیب، اُبھارا: جوش دلایا، پامردی: ثابت قدمی، اپنی جگہ پر ڈٹے رہنا، یورپ کی مشینیں: مراد مادی زندگی کے آلات، فراست: دانائی، ذہانت، اخلاص عمل: ایسا عمل جو خالص اللہ کی رضا کے لیے ہو، نیاگانِ مہلک: پرانے آبا و اجداد (جن کا ہر عمل خلوص سے پر تھا)، ”شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را“، ترجمہ: اگر بادشاہ..... مہربانی فرمادیں تو حیرانی کی بات نہ ہوگی (یہ حافظ شیرازی کی ایک غزل کا مصرع ہے)۔

IqbalCyberLibrary.NET  
تصویر و مَصَوِّر  
All rights reserved.

تصویر  
کہا تصویر نے تصویر گرے  
نمائش ہے مری تیرے ہنر سے  
لیکن کس قدر نامنصفی ہے  
کہ تو پوشیدہ ہو میری نظر سے!

مَصَوِّر

گراں ہے چشمِ پینا دیدہ و ر پر  
جہاں بنی سے کیا گزری شزر پر!  
نظر، درد و غم و سوز و تب و تاب  
تو اے ناداں، قناعت کر خبر پر

## تصویر

خبر، عقل و خرد کی ناتوانی  
نظر، دل کی حیاتِ جاودانی  
نہیں ہے اس زمانے کی تنگ و تاز  
سزاوارِ حدیث ”لن ترانی“

## مصور

تو ہے میرے کمالاتِ ہنر سے  
نہ ہو نومید اپنے نقشِ گر سے  
مرے دیدار کی ہے اک یہی شرط  
کہ تو پنہاں نہ ہو اپنی نظر سے

مُصَوِّر: تصویر بنانے والا۔ تصویر گر: تصویر بنانے والا۔ نمائش: ظاہر ہونا، وجود میں آنا۔ مَنصَفی: ناقصی۔ ناقصی۔  
گراں: بوجھل، بھاری۔ چشمِ بینا: گہری نظر والی آنکھ۔ دیدہ و قرار: صاحبِ نظر۔ جہاں پستی: مراد دنیا کو دیکھنے کی  
خواہشِ نظر: مراد غور و فکر کی صلاحیت۔ سوز: جلن، تپش۔ تبا و تاب: بے قراری کی ماواں: بے خبری، قناعت کر:  
جو تھوڑا بہت ملے اس پر راضی ہو جائے۔ حواسِ خمسہ کے ذریعے حاصل ہونے والی معلوماتِ خرد: عقل۔ دل:  
مراد جذبوں کا زندہ رہنا۔ حیاتِ جاودانی: ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی۔ تنگ و تاز: دوڑ دھوپ، بھاگ دوڑ، ہنگامے۔  
سزاوار: لائق، مناسب۔ حدیث ”لن ترانی“: ”لن ترانی“ (حضرت موسیٰؑ کے تقاضا پر خدا نے فرمایا تھا:  
تو میرا جلوہ نہیں دیکھ سکتا) کی بات۔ کمالات: جمع کمال، مہارتیں، خوبیاں۔ ہنر: فن۔ نومید: مایوس۔ نقشِ گر:  
تصویر بنانے والا، مصور۔ دیدار: ظاہر، دیکھنے کا عمل۔ جہاں: جہاں۔ پنہاں ہوئی۔



# عالم برزخ

## مردہ اپنی قبر سے

کیا شے ہے، کس امروز کا فردا ہے قیامت  
اے میرے شبستان گہن! کیا ہے قیامت؟

## قبر

اے مردہ صد سالہ! تجھے کیا نہیں معلوم؟  
ہر موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت!

[allurdubooks.blogspot.com](http://allurdubooks.blogspot.com)

## مردہ

جس موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت  
اُس موت کے پھندے میں گرفتار نہیں میں  
ہر چند کہ ہوں مردہ صد سالہ و لیکن  
ظلمت کدہ خاک سے بیزار نہیں میں  
ہو رُوح پھر اک بار سوارِ بدنِ زار  
ایسی ہے قیامت تو خریدار نہیں میں

## صدائے غیب

نے نصیب مارو کر ڈوم، نے نصیب دام و دود

ہے فقط محکوم قوموں کے لیے مرگِ ابد

بانگِ اسرائیل اُن کو زندہ کر سکتی نہیں

رُوح سے تھانگی میں بھی تھی جن کا جسد

مر کے جی اٹھنا فقط آزاد مردوں کا ہے کام

گرچہ ہر ذی رُوح کی منزل ہے آغوشِ لحد

قبر

(اپنے مردے سے)

آہ، ظالم! تو جہاں میں بندہ محکوم تھا

میں نہ سمجھی تھی کہ ہے کیوں خاک میری سوزناک

تیری میت سے مری تاریکیاں تاریک تر

تیری میت سے زمیں کا پردہ ناموس چاک

الحذر، محکوم کی میت سے سو بار الحذر

اے اسرائیل! اے خدائے کائنات! اے جانِ پاک!



## صدائے غیب

گرچہ برہنم ہے قیامت سے نظام ہست و بود

ہیں اسی آشوب سے بے پردہ اُسرار و جود

زلزلے سے کوہ و در اُڑتے ہیں مانندِ سحاب

زلزلے سے وادیوں میں تازہ چشموں کی نمود

ہر نئی تعمیر کو لازم ہے تخریبِ تمام

ہے اسی میں مشکلاتِ زندگانی کی سُشود

زمین

آہ یہ مرگِ دوام، آہ یہ رزمِ حیات

ختم بھی ہوگی کبھی کشمکشِ کائنات!

عقل کو مِلتی نہیں اپنے بُتوں سے نجات

عارف و حامی تمام بندۂ لات و منات

خوار ہوا کس قدر، آدمِ یزداں صفات

قلب و نظر پر گراں ایسے جہاں کائنات

کیوں نہیں ہوتی سحرِ حضرتِ انساں کی رات؟

عالم برآخ: دنیا اور آخرت کا درمیانی زمانہ۔ امروز: آج، حال کا زمانہ۔ قبرا: آنے والا اکل، مستقبل۔ شہستان  
 کہن: رات رہنے کی پرانی جگہ۔ مراد قبر۔ مردہ صد سالہ۔ مراد صدیوں پیچھے مرہو انسان۔ پوشیدہ: چھپا ہوا۔  
 تقاضا: امر، طلب۔ پھندا: رتی کا حلقہ۔ گرفتار: پھنسا ہوا ہر چند: اگرچہ۔ ظلمت کدہ خاک: مٹی کا تاریک  
 گھر، مراد قبر۔ بیزار ناخوش، فحشا: بدن زار: کمزور جسم۔ صدا کے غیب: مراد خدائی آواز۔ ئے: نہ نہیں۔  
 نصیب: حصہ، قسمت۔ مار: سانپ۔ کثروم: کچھو۔ دام و دود: چرنے والے جانور اور دھبے۔ محکوم: غلام، مرگ  
 ابد: ہمیشہ ہمیش کی موت۔ با نگب اسرائیل: قیامت کے روز حضرت اسرائیل کا صور پھونکنا۔ جی: خالی، مراد  
 جذبوں سے خالی، جسم، بدن، ذی روح: مراد زندہ۔ آغوش: گود۔ لحد: قبر۔ بندہ محکوم: غلامی کی زندگی  
 گزارنے والا انسان، غلام، سوزناک: بطنے والی تاریکیاں تاریک تر: اندھروں میں بہت اضافہ ہونا۔ مردہ  
 ناموس: عزت و عظمت کا پردہ۔ چاک: پھٹا ہوا لحد۔ خدا کی پناہ ہے۔ اسرائیل: حضرت اسرائیل۔ برہم:  
 الٹ پلٹ، نظام ہست و بود: مراد اس دنیا کا نظام، آشوب: ہنگامہ۔ بے پردہ: ظاہر، آشکارا۔ سرا و وجود:  
 مراد کائنات کے عید، کوہ و در، پہاڑ اور درتے۔ صحاب: بادل نمود: ظاہر ہونے کا عمل، تغیر: آبدکاری کا عمل۔  
 تخریب: مراد ویرانی کا عمل، تمام: مکمل، پوری۔ کشور: نخل، مرگ و دام: ہمیشہ ہمیش کی موت۔ رزم حیات:  
 زندگی کی جنگ یعنی زندگی کی بقا کے لیے جدوجہد، کشش: کھینچنا۔ حارث: خدا کی معرفت رکھنے والا۔ عامی:  
 عام آدمی۔ بندہ لات و منات: مراد خواہشوں وغیرہ ایسے بتوں کا بخاری، دنیاوی خواہشات کا غلام، آدم  
 یزداں صفات: خدائی صفات، (جہاں جسم وغیرہ) رکھنے والا انسان۔ گراں: بھاری، بوجھل۔ شہات: پاکداری  
 سحر: سحر، حضرت انسان: مراد انسان۔

## معزول شہنشاہ

ہو مبارک اُس شہنشاہِ بکو فرجام کو  
جس کی قربانی سے اَسرارِ ملوکیت ہیں فاش  
’شاہ‘ ہے برطانوی مندر میں اک مٹی کا بُت  
جس کو کر سکتے ہیں، جب چاہیں، بجاری پاش پاش  
ہے یہ مُشک آمیز اُفیوں ہم غلاموں کے لیے  
ساحرِ انگلیس! مارا خواجہ دیگر تراش

allurdubooks.blogspot.com

معزول شہنشاہ: اشارہ ہے برطانیہ کے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کی طرف جس نے ایک خلاق یافتہ امریکی عورت سے شادی کرنا چاہی لیکن برطانیہ کے سب سے بڑے پادری اور وزیرِ اعظم کی مخالفت کے سبب اس نے ۷ دسمبر ۱۹۳۶ء کو تخت و تاج ہی چھوڑ دیا۔ گوفرجام: اچھے انجام والا قربانی: تخت و تاج سے دست برداری، اصرارِ ملوکیت: بادشاہت کے عہد، برطانوی مندر: مراد برطانوی نظامِ حکومت، مٹی کا بُت: مراد جس کے اختیار میں کچھ نہ ہو، نائش بادشاہ پاش پاش: نکلے نکلے، مُشک آمیز اُفیوں: مراد ظاہر میں دل کو بھانے والی لیکن حقیقت میں غافل کر دینے والی شے، ”ساحرِ انگلیس! مارا خواجہ دیگر تراش“: ترجمہ: اے انگریز جادوگر! ہمارے لیے اب کوئی نیا آقا تیار کر۔

## دوزخی کی مُناجات

اس دیر گھن میں ہیں غرض مند بھجاری  
رنجیدہ بتوں سے ہوں تو کرتے ہیں خدا یاد

پوجا بھی ہے بے سو، نمازیں بھی ہیں بے سو  
قسمت ہے غریبوں کی وہی نالہ و فریاد

ہیں گرچہ بلندی میں عمارات فلک بوس

ہر شہر حقیقت میں ہے ویرانہ آباد

تپشے کی کوئی گردشِ تقدیر تو دیکھے

سیراب ہے پرویز، چگر تشنہ ہے فرہاد

یہ علم، یہ حکمت، یہ سیاست، یہ تجارت

جو کچھ ہے، وہ ہے فکرِ ملوکانہ کی ایجاد

اللہ! ترا شکر کہ یہ خطہ پُرسوز

سوداگرِ یورپ کی غلامی سے ہے آزاد!

مناجات: دُعا، برکھن: پرانا مندر، مراد یہ دنیا غرض مند: مطلبی، رنجیدہ: ناراض، بے سو: بے فائدہ، بیکار  
 نالہ و فریاد: چیخ پکار، عمارات: جمع عمارت، فلک بوس: مراد بہت بلند، ویرانہ آباد: مراد دیکھنے میں آباد، لیکن  
 اس میں ہم خیال کوئی نہیں، پیشہ: پتھر توڑنے کا اوزار، گردش تقدیر: تقدیر کا چکر، میراب: تروتازہ، مراد  
 کامیاب، پرویز: خسرو پرویز، قدیم ایرانی بادشاہ اور شیریں کا شوہر، چکر کش: مراد ناکام، فریاد: شیریں کا  
 ماسق، جس نے اس کی خاطر پہاڑ کھودا، فکرِ مملو کا شہ: بادشاہوں، حکمرانوں کی سوچ، ایجاد: نئی پیدا کردہ چیز،  
 خطہ پُرسوز: آگ سے بنتی ہوئی جگہ، سوواگر یورپ: برطانیہ، انگریزوں نے تجارت کے بہانے بڑے صغیر پر  
 قبضہ کیا تھا۔

www.1999.in



All rights reserved.

www.1999.in  
 ©2002-2006

## مسعود مرحوم

یہ مہر و مہ، یہ ستارے یہ آسمانِ کبود  
کسے خبر کہ یہ عالمِ عدم ہے یا کہ وجود  
خیالِ جاہ و منزلِ فسانہ و افسوں  
کہ زندگی ہے سراپاِ رحیل بے مقصود  
رہی نہ آہ، زمانے کے ہاتھ سے باقی  
وہ یادگارِ کمالات احمد و محمود  
زوالِ علم و ہنرِ مرگِ ناگہاں اُس کی  
وہ کارواں کا متاعِ گراں بہا مسعود!  
مجھے رُلاتی ہے اہلِ جہاں کی بیدردی  
فغانِ مُرغِ سحرخواں کو جانتے ہیں سرود  
نہ کہہ کہ صبر میں پنہاں ہے چارۂ غمِ دوست  
نہ کہہ کہ صبرِ معمائے موت کی ہے کشود  
”دلے کہ عاشق و صابر بود مگر سنگ است  
ز عشق تا بہ صبوری ہزار فرسنگ است“

(سعدی)

نہ مجھ سے پوچھ کہ عمر گریز پا کیا ہے

کسے خبر کہ یہ نیرنگ و سیمیا کیا ہے

ہوا جو خاک سے پیدا، وہ خاک میں مستور

مگر یہ غیبتِ صغریٰ ہے یا فنا، کیا ہے!

غبارِ راہ کو بخشا گیا ہے ذوقِ جمال

خرد بتا نہیں سکتی کہ مدعا کیا ہے

دل و نظر بھی اسی آب و گل کے ہیں اعجاز

نہیں تو حضرت انساں کی انتہا کیا ہے؟

جہاں کی رُوح رواں لا الہ الاٰھو

مسح و میخ و چلیپا، یہ ماجرا کیا ہے!

قصصِ خونِ تمنا کا مانگے کس سے

گناہ گار ہے کون، اور خوں بہا کیا ہے

غممیں مشو کہ بہ بندِ جہاں گرفتاریم

طلسم ہا ہلکند آں دلے کہ ما داریم

☆☆

خودی ہے زندہ تو ہے موت اک مقامِ حیات

کہ عشقِ موت سے کرتا ہے امتحانِ ثبات

خودی ہے زندہ تو دریا ہے بے کرانہ ترا

ترے فراق میں مضطر ہے موجِ نیل و فرات



خودی ہے مُردہ تو مانندِ کاہ پیشِ نسیم

خودی ہے زندہ تو سلطانِ جملہ موجودات

نگاہِ ایک تجلی سے ہے اگر محروم

دو صد ہزار تجلی تلافیِ مافات

مقامِ بندۂ مومن کا ہے ورائے سپہر

زمیں سے تابہ رُتیا تمام لات و منات

حرمِ ذات ہے اس کا نشینِ ابدی

نہ تیرہ خاک لُحْد ہے، نہ جلوہ گاہِ صفات

خود آگہاں کہ ازین خاکداں بروں جستند

\*\*\* طلسمِ مہر و سپہر و ستارہ بشکستند

[allurdubooks.blogspot.com](http://allurdubooks.blogspot.com)

مسعود: سر اس مسعود جو جنسِ محمود کے بیٹے اور سر سید احمد خان کے پوتے تھے (۲۳ مئی ۱۸۵۰ء - ۸ مئی ۱۹۰۳ء)۔ ریاست بھوپال کے وزیرِ تعلیم رہے۔ علامہ سے انھیں بیحد محبت تھی، مرحوم: رحمت کیا گیا۔ آسمان کیو: نیلا آسمانِ عدم: جس کا وجود نہ ہو، فنا: چادہ: راستہ، فسائے و افسوں: مراد بیکار قسم کی باتیں، سراپا: پورے طور پر، رحیل: بے مقصود: بے متھد کوئی/رواگی، یادگار: نشان کی کمالات: جمع کمال، خوبیاں، مہارتیں، احمد: سر سید احمد خان، محمود: سر سید کے بیٹے جنسِ محمود، مرگ: ماگہاں: اچانک کی موت، کارواں: قافلہ، متاعِ گراں بہا: بہت قیمتی پونئی/سرمایہ، بید روی: سخت دلی، ظلم، نفاق: فریاد، مرغِ سحر خواں: صبح سویرے چھپانے والا پرندہ، سرو: نغمہ، پنہاں: بچھا ہوا، چارہ: علاج، معما کے موت: موت کی پینلی، کشو: نخل، بوجھ، گریز پا: جلد گزر جانے والی، نیرنگ: جادو، مراد انقلاب، سیما: طلسم، جادو: مستور، بچھا ہوا، غیبتِ صغریٰ: مراد لائق طور پر غائب ہونے کا عمل، غبارِ راہ: راستے کی گرد، مراد انسان، ذوقِ جمال: نحس سے دلچسپی، لگاؤ کا لدا، خرو: بھل، آب و گل: پانی اور مٹی، انسان، اعجاز: کرامت، بہت بڑا کا نام، روح



رواں: چلتی پھرتی روح، مراد ایک اہل حقیقت، "لا اِلهَ اِلاَّ هُوَ": اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ توحید  
 خداوندی، مسیح: کبیل، چلیپا: صلیب، سولی، خون تمنا: آرزوؤں کا خون، آرزو پوری نہ ہونا، مقام حیات:  
 زندگی کا پڑاوا منزل، امتحانِ ثبات: ثابت قدمی کی آزمائش، بے گرانہ: بہت وسیع منظر: بے چین، متفرار  
 میل و فرات: مصر کا دریا، نیل، جس میں فرعون غرق ہو اور عراق کا دریا، فرات، جس کے کنارے امام  
 حسینؑ کو شہید کیا گیا۔ مراد خودی کی آزمائش کے مواقع، مانند گاہ: مراد تنکے کی طرح پیشِ سیم: صبح کی ہوا کے  
 آگے، سلطان: حاکم، غالب، موجودات: کائنات، دو صد ہزار تھکی: ہزاروں لاکھوں جلوے، تلافی  
 مافات: نقصان کی کمی پوری کرنا، ورانے سپہر: آسمان کے اس پار تاپہ شریا: مراد زمین سے آسمان تک کی  
 نضا، حریم ذات: باری تعالیٰ کا وہ مقام جو انسانی سمجھ سے بالا ہے، نشینِ ابدی: ہمیشہ ہمیش کا ٹھکانا، پیرہ:  
 تاریک، جلوہ گاہِ صفات: اللہ تعالیٰ کی صفاتیں ظاہر ہونے کی جگہ مراد یہ کائنات۔

☆ ایسا دل جو عاشق بھی ہو اور صبر کرنے والا بھی تو وہ دل نہیں پتھر ہے اس لیے کہ عشق تو صبر میں ہزاروں  
 سیلوں کا فاصلہ ہے یعنی دونوں کا اکٹھا ہونا ممکن نہیں۔ (یہ سعدی کا شعر ہے)  
 ☆ اس بات کا غم مت کر کہ ہم دنیا کے کھجے میں آئے ہوئے ہیں، ہمارا دل ایک لسی قوت ہے جو بڑے  
 بڑے چاہو منان کے رکھ دے گا۔

☆ اپنی ذات / خودی سے پوری طرح واقف جو لوگ مٹی کے اس گھر یعنی دنیا سے باہر نکل گئے انھوں  
 نے سورج، آسمان اور ستاروں کا چاہو بے کار کر کے رکھ دیا۔ مراد دنیاوی رکاوٹوں وغیرہ سے نکل کر ہمیشہ ہمیشہ کی  
 زندگی پا گئے۔

آتی ہے دم صبح صدا عرشِ بریں سے

کھویا گیا کس طرح ترا جوہرِ ادراک!

کس طرح ہوا گند ترا نشترِ تحقیق

ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک

تُو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزاوار

کیا شعلہ بھی ہوتا ہے غلامِ خس و خاشاک

مہر و مہ و انجم نہیں محکوم ترے کیوں

کیوں تیری نگاہوں سے لرزتے نہیں آفلاک

اب تک ہے رواں گرچہ لہو تیری رگوں میں

نے گرمیِ افکار، نہ اندیشہ بے باک

روشن تو وہ ہوتی ہے، جہاں ہیں نہیں ہوتی  
جس آنکھ کے پردوں میں نہیں ہے نگہ پاک

باقی نہ رہی تیری وہ آئینہ ضمیری  
☆ ☆ اے گشتہ سُلطانی و مُلّائی و پیری!



allurdubooks.blogspot.com

جوہر اوراک: فہم اور شعور کی اہلیت/لیاقت۔ گند: جو چیز نہ ہو، بیکار۔ نشتر تحقیق: مراد حقیقت کی تینک پہنچنے کا شعور۔ چاک: زخمی، پھٹنا۔ ظاہر و باطن کی خلافت: مراد اس کائنات پر اللہ کا خلیفہ/نائب ہونے کی کیفیت۔ سزاوار: لائق، مناسب۔ خس و خاشاک: تنکے وغیرہ۔ ماٹھم: جمع ٹھم، ستارے۔ لرزنا: کاہلپا۔ آفلاک: جمع فلک، آسمان۔ جہاں ہیں: دنیا دیکھنے والی، کائنات کے عہد پالنے والی بگمہ پاک: دنیاوی آلودگیوں سے پاک نظر۔ آئینہ ضمیری: دل اور سینے کا آئینے کی طرح شفاف ہونا، آلودگیوں سے پاک۔

☆ ☆ نہ تو خیالات میں جوش و جذبہ اور گری ہے اور نہ غور و فکر ہی میں بے خوفی ہے۔

☆ ☆ نہ تو جو حکمرانوں، مکاروں اور پیروں (مراد مذہب کی روح سے بیگانہ مذہبی رہنما) کا مارا ہوا ہے۔

## رُبَاعِیَات

بری شاخِ امل کا ہے ثمر کیا  
تری تقدیر کی مجھ کو خبر کیا  
کلی گل کی ہے محتاجِ کشود آج  
نسیم صبحِ فردا پر نظر کیا!

iqbalKuli  
Star.tif 2-2006

فراغت دے اُسے کارِ جہاں سے  
کہ چھوٹے ہر نفس کے امتحاں سے  
ہوا پیری سے شیطان کُہنہ اندیش  
گناہِ تازہ تر لائے کہاں سے!

امل: آرزو، تمنا، شمر: پھل، محتاج: ضرورت مند، کشود: کھلنا، نسیم: صبح کی ہوا، جس سے پھول کھلتے ہیں، صبح  
فردا: آنے والی صبح، مستقبل.

فراغت: مہلت، فرصت، کارِ جہاں: دنیا کے کام، ہر نفس: ہر سانس، امتحاں: آزمائش، مراد حساب کتاب،  
پیری: بڑھاپا، کُہنہ اندیش: پرانی سوچ رکھنے والا، گناہِ تازہ: نیا گناہ.

دگرگوں عالمِ شام و سحر کر  
جہانِ خشک و تر زیر و زبر کر  
رہے تیری خدائی داغ سے پاک  
مرے بے ذوق سجدوں سے حذر کر

غریبی میں ہوں محسوس امیری  
کہ غیرت مند ہے میری فقیری  
حذر اس فقر و درویشی سے، جس نے  
مسلمان کو سیکھا دی سر بزیری

---

دگرگوں کرنا: بدلنا، عالمِ شام و سحر: یہ دنیا، جہانِ خشک و تر: مراد یہ دنیا زیر و زبر کرنا: الٹ پلٹ کرنا، بدل  
رینا، بے ذوق سجدے: جن سجدوں میں حضور (کامل توجہ) نہ ہو، حذر کرنا: بچنا،

محسوس: حسد کیا گیا، سر بزیری: سر تھکانے کی حالت۔

عزرد کی تنگ دامانی سے فریاد  
تجلی کی فراوانی سے فریاد  
گوارا ہے اسے نظارہ غیر  
بنکد کی نامسمانی سے فریاد

All rights reserved.  
iqbal@kul  
Star.tif

کہا اقبال نے شیخ حرم سے  
تہ محراب مسجد سو گیا کون  
بندا مسجد کی دیواروں سے آئی  
فرنگی بُت کدے میں کھو گیا کون؟

---

تنگ دامانی: جھولی کا چھوٹا ہونا. نظارہ غیر: اللہ کے سوا دوسری قوتوں یا مظاہر پر توجہ نامسمانی: سچا مسلمان نہ ہونے کی کیفیت.

شیخ حرم: نکرا: نیچے بند: آواز فرنگی بُت کدہ: مراد یورپی تہذیب اور علوم وغیرہ جو دین کے راستے میں رکاوٹ ہیں.

گنہن ہنگامہ ہائے آرزو سرد

کہ ہے مردِ مسلمان کا لہو سرد

بتوں کو میری لادینی مبارک

کہ ہے آج آتشِ اللہ ھو، سرد



www.IqbalCyberLibrary.com

Star.tif

حدیثِ بندۂ مومن دل آویز

جگر پر خوں، نفس روشن، نگہ تیز

میٹر ہو کے دیدار اُس کا

کہ ہے وہ رونقِ محفل کم آمیز

گنہن ہز آنے، ہنگامہ ہائے آرزو: مراد اعلیٰ مقاصد کی تکمیل کے لیے بے حد جدوجہد، سرد: ٹھنڈے لہو سرد ہونا: جوش و جذبہ ٹھنڈا پڑ جانا، لادینی: مذہب سے دوری/بیزاری، "اللہ ھو": صرف اللہ حاکم مطلق ہے آتش سرد ہونا: آگ ٹھنڈی ہونا، بجھنا۔

حدیث: بات، دل آویز: دل کو بھانے والی، جگر پر خوں: مراد دل عشقِ خدا اور رسول سے پر نفس روشن: باطن/دل نورایمان سے روشن، نگہ تیز: گہری نظر، بصیرت، رونقِ محفل: مراد جس کے سبب کبھی منکات کو عروج حاصل تھا، کم آمیز: دوسروں کے ساتھ کم مائے بیٹھنے والا۔

تمیزِ خار و گل سے آشکارا  
نسیمِ صبح کی روشن ضمیری  
حفاظتِ پھول کی ممکن نہیں ہے  
اگر کانٹے میں ہو خوئے حریری

نہ کر ذکرِ فراق و آشنائی  
کہ اصلِ زندگی ہے خود نمائی  
نہ دریا کا زیاں ہے، نے گہر کا  
دلِ دریا سے گوہر کی جدائی

---

تمیز: فرقِ خار: کانٹا، آشکارا: ظاہر، روشن ضمیری: دل کے ایمانی نور سے روشن ہونے کی حالت، خوئے  
حریری: ریشم کی سی نرمی کی عادت۔

آشنائی: واقفیت، دوستی محبت، اصل: حقیقت، گہر: سونے، دلِ دریا: سمندر، دریا کی گہرائی یا وسط۔



ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے

خودی تیری مسلمان کیوں نہیں ہے

عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں

تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے؟



خرد دیکھے اگر دل کی رنگہ سے

جہاں روشن ہے نور 'لا الہ' سے

نقطہ اک گردشِ شام و سحر ہے

اگر دیکھیں فروغِ مہر و مہ سے

---

دریا میں طوفاں ہونا: دل میں جذبے بیدار ہونا۔ عبث: فضول، بیکار۔ یزداں: خدا۔

خرد: عقل۔ دل کی رنگہ: بصیرت، بغور دیکھنے کا عمل۔ روشن ہے: مراد توحید کی نشانیاں ظاہر ہیں۔ نور "لا الہ":

خدا کی توحید کا نور۔ گردش: چکر فروغ: روشنی۔ مہر و مہ: سورج اور چاند۔

Iqbal Cyber Library

کبھی دریا سے مثل موج ابھر کر  
کبھی دریا کے سینے میں اتر کر  
کبھی دریا کے ساحل سے گزر کر  
مقام اپنی خودی کا فاش تر کر !

[allurdubooks.blogspot.com](http://allurdubooks.blogspot.com)

---

آبھرنا: پورا اٹھا، فاش تر: زیادہ ظاہر، نمایاں۔

# مُلاّ زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض

(1)

پانی ترے چشموں کا ترپتا ہوا سیماب

مُرخانِ سحر تیری فضاؤں میں ہیں بیتاب

اے وادی لولاب!

گر صاحبِ ہنگامہ عندہ ہو منبر و محراب

وین بندہ مومن کے لیے موت ہے یا خواب

اے وادی لولاب!

ہیں ساز پہ موقوف نوا ہائے جگر سوز

ڈھیلے ہوں اگر تار تو بیکار ہے مضراب

اے وادی لولاب!

مُلاّ کی نظر نُورِ فراست سے ہے خالی

بے سوز ہے میخانۂ صوفی کی مے ناب

اے وادی لولاب!

بیدار ہوں دل جس کی فغانِ سحری سے

اس قوم میں مُدت سے وہ درویش ہے نایاب

اے وادی لولاب!

ملا زادہ ضعیف لولابی: ایک فرضی نام، ضعیف: شیر، بیاض: ڈائری، سیماب: پارا، مرغان سحر: صبح کے وقت  
 کچھانے والے پرندے، لولاب: سری نگر اور بارہ سولا کے درمیان ایک وادی، صاحب ہنگامہ: جدوجہد اور  
 جذبوں سے سرشار آدمی، مرادسومن، منیر و خراب: مراد مذہبی ادارے مسجد وغیرہ، نواہائے جگر سوز: دل کو بیکرد  
 متاثر کرنے والے عشق حقیقی کے مالے، مضراب: رخم، ڈانگ، ستار بجانے کا آلہ، ٹور فراسٹ: بصیرت کی  
 روشنی، بے سوز: جذبوں کی گری سے خالی، میخانہ صوفی: مراد تصوف کی تعلیم اٹھاتا ہیں، ٹے ناب: خالص  
 شراب، حقیقی جوش و جذبہ، نغان سحری: صبح سویرے خدا کے حضور عاجزی و فریاد مایاب: جو کہیں نہیں ملے۔



(۲)

موت ہے اک سخت تر جس کا غلامی ہے نام  
مکر و فنِ خواجگی کاش سمجھتا غلام!

شرع ملوکانہ میں جدتِ احکام دیکھ  
صُور کا غوغا حلال، حشر کی لذت حرام!

اے کہ غلامی سے ہے رُوح تری مُضحل

سینہ بے سوز میں ڈھونڈ خودی کا مقام!

allurdubooks.blogspot.com

---

مکر و فنِ خواجگی: حکمرانوں کے فریب اور چالیں۔ کاش: خدا کرے۔ شرع ملوکانہ: حکمرانی کی شریعت / دستور اور قانون۔ جدتِ احکام: نئے نئے فرمان، فرمانوں کا نیا پن۔ صُور کا غوغا: صُور کا شور جسے سن کر مُردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ حلال: جائز۔ حشر کی لذت: بیدار ہونے / اُٹھنے کا مزہ۔ حرام: منع کیا گیا۔ مُضحل: کمزور۔ سینہ بے سوز: جذبوں کی حرارت سے خالی دل۔

(۳)

آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر  
کل جسے اہل نظر کہتے تھے ایرانِ صغیر

سینہ افلاک سے اٹھتی ہے آہ سوزناک  
مردِ حق ہوتا ہے جب مرعوب سلطان و امیر

کہہ رہا ہے داستانِ بیدروی ایام کی  
کوہ کے دامن میں وہ غم خانہ دہقانِ پیر

آہ! یہ قوم نجیب و چرب دست و تر دماغ

ہے کہاں روزِ مکافات اے خدائے دیر گیر؟

---

اہل نظر: بصیرت والے۔ ایرانِ صغیر: چھوٹا ایران، مختلف خوبیوں کی بنا پر ایران کے بعد دوسرا ملک۔ سینہ  
افلاک: مراد آسمان۔ آہ سوزناک: دلوں کو ہلا دینے والی فریاد۔ مردِ حق: مردِ مومن۔ مرعوب: ڈرا ہوا۔ سلطان  
و امیر: مختلف قسم کے حکمران۔ بیدروی ایام: زمانے کے ظلم و ستم۔ دامن: وادی۔ غم خانہ: غموں کا گھر۔ دہقان  
پیر: بوڑھا کسان۔ نجیب: خاندانی شریف، اچھی نسل والا۔ چرب دست: ماہر، نتر مند۔ تر دماغ: ذہین،  
باشعور۔ روزِ مکافات: مراد جزا اور سزا کا دن۔ دیر گیر: دیر سے پکڑنے اور سزا دینے والا۔

گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہو

تھر تھراتا ہے جہان چار سُوے و رنگ و بو

پاک ہوتا ہے ظن و تخمیں سے انساں کا ضمیر

کرتا ہے ہر راہ کو روشن چراغِ آرزو

وہ پرانے چاک جن کو عقل سی سکتی نہیں

عشق بیٹتا ہے اُنھیں بے سوزن و تارِ رُو

ضربتِ پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش

حاکمیت کا بتِ سنگیں دل و آئینہ رُو

لہو گرم ہونا: جوش و جذبہ بیدار ہونا۔ تھر تھراتا: کا لپٹا۔ جہان چار سُوے و رنگ و بو: مراد یہ کائنات۔ ظن: گمان۔ تخمیں: اندازہ۔ چراغِ آرزو: مراد اعلیٰ مقاصد پانے کے لیے سخت جدوجہد پرانے چاک: پرانے زخم یا پرانے پٹنے ہوئے حصے، مراد کائنات کے بھید کو عقل نہیں پاسکتی۔ بے سوزن: سوتلی کے بخیر بنا رُو: مراد دھاگا یا ڈورا۔ ضربتِ پیہم: مسلسل وار۔ پاش پاش: ٹکڑے ٹکڑے۔ حاکمیت: حکمرانی، بادشاہت۔ بتِ سنگیں دل: ظالم سخت دل بت۔ آئینہ رُو: عینت کے چہرے والا، مراد بہت نازک۔



(۵)

دُڑاج کی پرواز میں ہے شوکتِ شاہیں

حیرت میں ہے صیاد، یہ شاہیں ہے کہ دُڑاج!

ہر قوم کے افکار میں پیدا ہے تلامم

مشرق میں ہے فردائے قیامت کی نمود آج

فطرت کے تقاضوں سے ہوا حشر پہ مجبور

وہ مُردہ کہ تھا بانگِ اسرائیل کا محتاج

allurdubooks.blogspot.com

---

دُڑاج: تیز شوکت: شانِ صیاد: شکاری تلامم: سوجوں کا پھرا، مراد افکار و خیالات کی بھر مار ہوا۔ مشرق: مراد شرقی ممالک۔ فردائے قیامت: قیامت کا آنے والا دن۔ نمود: ظاہر ہونے کی حالت۔ حشر: اٹھنا، بیداری۔ مُردہ: مراد بے عمل و رسوائی ہوئی غلام قوم۔ بانگِ اسرائیل: حضرت اسرائیلؑ کے صُور/ بگل کی آواز جس سے مُردے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

(۶)

رندوں کو بھی معلوم ہیں صوفی کے کمالات  
ہر چند کہ مشہور نہیں ان کے کرامات

خودگیری و خودداری و گلبانگِ انا الحق

آزاد ہو سائلک تو ہیں یہ اس کے مقامات

محلوم ہو سائلک تو یہی اس کا ہمہ اوست

خود مراد و خود مرقد و خود مرگِ مفاجات!

allurdubooks.blogspot.com

رند: جو شرع کا پابند نہ ہو، مراد عشقِ حقیقی سے مرشار، کمالات: جمع کمال، ہنر، ہر چند: اگرچہ، خودگیری: اپنے  
نفلوں پر خود نظر رکھنا، خودداری: غیرت مندی، اپنے وقار کا احساس، گلبانگ: سریلی آواز، "انا الحق": "میں  
خدا ہوں"۔ منصور کا نعرہ، سائلک: چلنے والا، مراد صوفی، مقامات: جمع مقام، مرتبے، منزلیں، محلوم: غلام، "ہمہ  
اوست": سب کچھ خدا ہے اور کسی شے کا وجود نہیں۔ صوفیا کا عقیدہ، مرقد: قبر، مرگِ مفاجات: اچانک  
موت۔

(۷)

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری  
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

ترے دین و ادب سے آ رہی ہے بوئے رُہبانی  
یہی ہے مرنے والی آمتوں کا عالمِ پیری

شیاطینِ مملو کیت کی آنکھوں میں ہے وہ جاو  
کہ خود خنجر کے دل میں ہو پیدا ذوقِ خنجیری

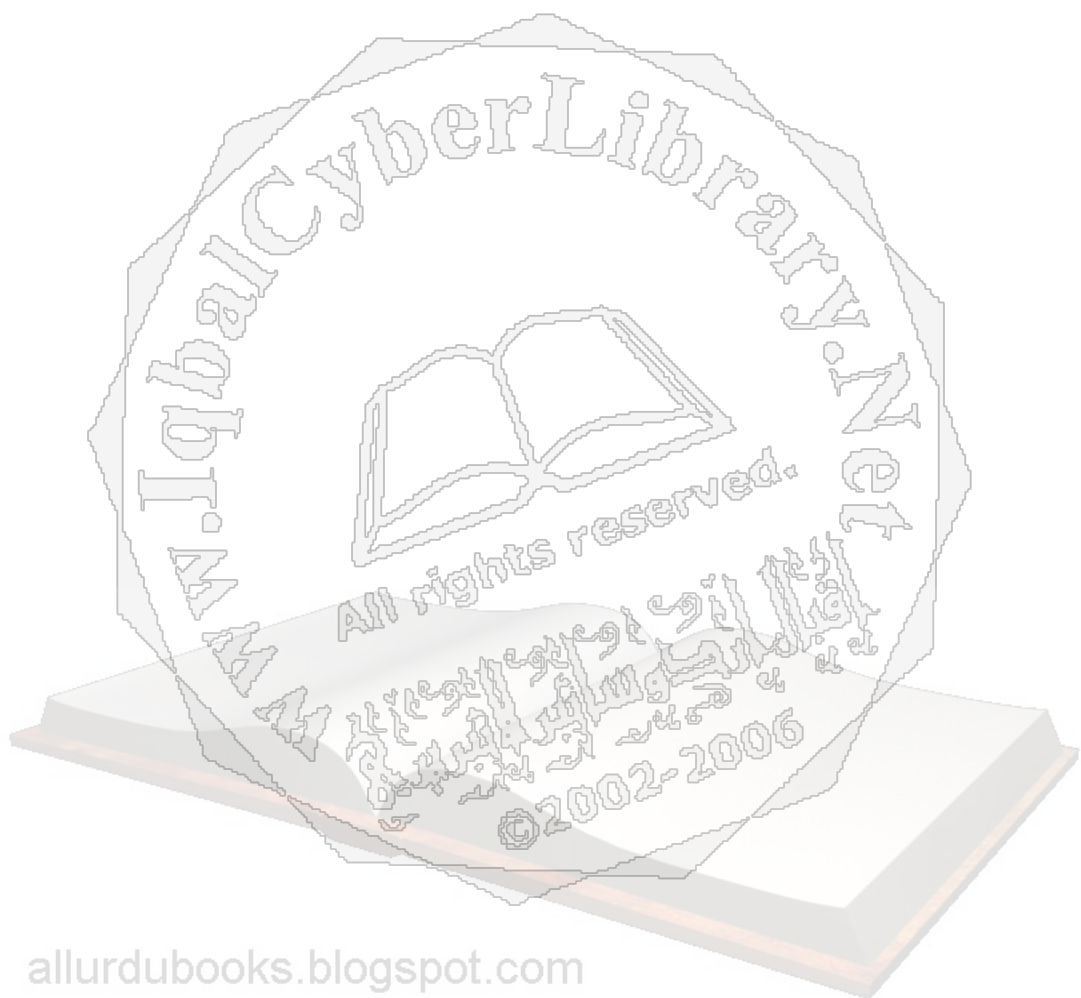
چہ بے پروا گذشتند از نوائے صبح گاہِ من

کہ بُرد آں شور و مستی از سیہ پشمانِ کشمیری!

☆

رسم شبیری: حضرت امام حسینؑ والا عمل کہ جان دے دی، باطل قوت کے آگے سر نہیں جھکایا۔ فقرِ خانقاہی: صوفیوں کا خانقاہوں میں مصروفِ عبادت ہو کر جہدِ عمل سے دور رہنا۔ اندوہ: رنج و غم۔ دل گیری: دل گرفتہ یعنی غم زدہ ہونا۔ بوئے رُہبانی: دنیا سے بے تعلقی یعنی بے عملی کا اثر مرنے والی آمتیں: مراد غلامی میں پھنس کر اپنی شناخت ختم کرنے والی قومیں۔ عالمِ پیری: بڑھاپے کی حالت۔ شیاطین: جمع شیطان مراد بد فطرت ظالم حاکم مملو کیت: حاکمیت، بادشاہت۔ خنجیر: شکار۔ ذوقِ خنجیری: خود شکار ہونے کا شوق۔

☆ میرے صبح کے نغمے یعنی شاعری سے کس قدر بے توجہ ہو کر یہ حسین کشمیری آگے نکل گئے، ان کا جوش و جذبہ کون اڑائے گیا۔



[allurdubooks.blogspot.com](http://allurdubooks.blogspot.com)

(۸)

سمجھا لہو کی بوند اگر تو اسے تو خیر

دل آدمی کا ہے فقط اک جذبہ بلند

گردش مہ و ستارہ کی ہے ناگوار اسے

دل آپ اپنے شام و سحر کا ہے نقش بند

جس خاک کے ضمیر میں ہے آتش چنار

ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاک ارجمند

allurdubooks.blogspot.com

---

نقش بند: تصویر بنانے والا، مراد فہم کرنے والا۔ اپنے شام و سحر: اپنی شام و صبح، مراد مقدر / تقدیر، خاک  
کا ضمیر: مراد مرزئین یا اہل مرزئین کا دل، آتش: آگ، چنار: ایک درخت، جس کے پتے سرخ ہوتے ہیں  
آتش چنار: چنار کی آگ مراد جذبہ و جوش کی گرمی، خاک ارجمند: باعزت، رتبے والی مرزئین۔

(۹)

کھلا جب چمن میں کتب خانہ گل  
نہ کام آیا مٹلا کو علم کتابی

متانت شکن تھی ہوائے بہاراں  
غزل خوں ہوا پرک اندرابی

کہا لالہ آتشیں پیرہن نے  
کہ آسرا جاں کی ہوں میں بے حجابی

سمجھتا ہے جو موت خواب لحد کو

نہاں اُس کی تعمیر میں ہے خرابی

نہیں زندگی سلسلہ روز و شب کا

نہیں زندگی مستی و نیم خوابی

حیات است در آتش خود تپیدن

خوش آں دم کہ ایں نکتہ را بازیابی

اگر ز آتش دل شرارے گیری

تواں کرد زیرِ فلک آفتابی

☆

☆☆

کتاب خانہ گُل: مراد پھول جنھیں دیکھ کر انسان اللہ کی معرفت حاصل کرتا ہے۔ علم کتابی: کتاب کا علم جو کائنات کے مطالعے اور مشاہدے میں کام نہیں آتا۔ بتائنت حسن: سنجیدگی توڑنے والی، مراد امنگ پیدا کرنے والی، غزل خواں: غزل گانے والا، مراد (بھاری کی ہوا کے سبب) گنگنائے والا، پیرک اندرانی: اندراب (ایک کشمیری قصیدہ) کا ایک بزرگ، آتشیں پیرہن: سرخ لباس والا، اسرار چاں: جان / روح کے بھید، خواب لحد: مراد جسمانی موت، نہاں: چھپی ہوئی، سلسلہ روز و شب: وقت کی گردش، مستی و نیم خوابی: فریاد کے مطابق زندگی مستی یعنی جنسی کیف کا نام ہے۔

☆ زندگی جاوید دراصل اپنے جذبوں اور عہد و عہد کی آگ میں جٹنے کا نام ہے۔ وہ وقت بڑا مبارک ہوگا جب تو اس اہم بات کو پالے گا۔  
☆ اگر تو دل کی آگ سے ایک چنگاری لے لے تو اس سے دنیا کو روشن کیا جا سکتا ہے۔



آزاد کی رگ سخت ہے مانندِ رگِ سنگ

محموم کی رگ نرم ہے مانندِ رگِ تاک

محموم کا دل مُردہ و افسردہ و نومید

آزاد کا دل زندہ و پُرسوز و طرب ناک

آزاد کی دولت دلِ روشن، نفسِ گرم

محموم کا سرمایہ فقط دیدہٴ خم ناک

محموم ہے بیگانہٴ اخلاص و مروت

ہر چند کہ منطق کی دلیلوں میں ہے چالاک

ممکن نہیں محموم ہو آزاد کا ہمدوش

وہ بندۂ افلاک ہے، یہ خواجہٴ افلاک

رگِ سنگ: مراد پتھر۔ رگِ تاک: انور کی تیل کی با ریک شاخ، مراد بہت کمزور مُردہ: جوش و جذبہ سے خالی۔

افسردہ: بُجھا ہوا نومید: بایوسی کا شکار۔ زندہ: جوش و جذبہ سے پُر۔ پُرسوز: جذبوں کی حرارت سے پُر۔

طرب ناک: خوشی سے پُر۔ دلِ روشن: دل کا نورانی ہونا۔ نفسِ گرم: عشق کی حرارت سے پُر سانس۔ دیدہٴ خم

ناک: روٹی آکھ بیگانہٴ ناواقف، بے خبر۔ اخلاص: خلوص مروت: مہربانی، لحاظ۔ ہر چند: اگرچہ۔ منطق:

عقلی دلیلوں کا علم۔ ہمدوش: برابر۔ بندۂ افلاک: مراد حالات یا تقدیر کا غلام۔ خواجہٴ افلاک: مراد اس دنیا کا

(11)

تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ

کوئی بتائے یہ مسجد ہے یا کہ میخانہ

یہ راز ہم سے چھپایا ہے میر واعظ نے

کہ خود حرم ہے چراغ حرم کا پروانہ

طلسم بے خبری، کانری و دین داری

حدیث شیخ و برہمن فسوں و افسانہ

نصیبِ خطہ ہو یا رب وہ بندہ درویش

کہ جس کے فقر میں انداز ہوں کلیماشاہ

چھپے رہیں گے زمانے کی آنکھ سے کب تک

گھر ہیں آبِ ولر کے تمام یک دانہ

عارف: واقف، عالم، عامی: عام آدمی، جاہل۔ بیگانہ: ناواقف، میر واعظ: مراد بڑا واعظ، بڑا مولوی، حرم: کتب، مراد خدا تعالیٰ، چراغ حرم کا پروانہ: مراد بچے مسلمانوں سے محبت کرنے والا۔ طلسم بے خبری: ناواقفیت کا چادو، بید بے خبری، حدیث: بات، فسوں و افسانہ: صرف قصہ کہانی، بے حقیقت کلیماشاہ انداز: حضرت موسیٰ کا انداز تاکہ موجودہ فرعونوں کو غرق کر دیا جائے۔ گھر: سوتی، مراد کشمیری عوام، آبِ ولر: کشمیر کی جھیل ولر، مراد زین کشمیر، یک دانہ: بہت قیمتی، بے مثل۔

دگرگوں جہاں اُن کے زورِ عمل سے  
بڑے معرکے زندہ قوموں نے مارے

منجّم کی تقویمِ فردا ہے باطل  
گرے آسماں سے پرانے ستارے

ضمیرِ جہاں اس قدر آتشیں ہے  
کہ دریا کی موجوں سے ٹوٹے ستارے

زمیں کو فراغت نہیں زلزوں سے

نمایاں ہیں فطرت کے باریک اشارے

ہمالہ کے چشمے اُلتے ہیں کب تک

خضر سوچتا ہے ولر کے کنارے!

زورِ عمل: جدوجہد کی شدت۔ منجّم: نجومی، ستاروں کی مدد سے قسمت کا حال بتانے والا تقویم فردا: مستقبل کی  
جنتری، مراد مستقبل کا حال بتانا۔ پرانے ستارے گرنا: نام نہاد دلاؤں وغیرہ کے پڑھے ہوئے پرانے علوم کا  
بیکارہ جانا۔ ضمیرِ جہاں: کائنات کا باطن / اندر کائنات میں جو کچھ ہے۔ آتشیں: آگ سے پر، مراد دلوں میں  
جوش پیدا کرنے والا ستارے ٹوٹنا: مراد مسلسل انقلاب / تبدیلیاں آنا۔ باریک اشارے: جنہیں صرف اہل  
بصیرت سمجھ سکتے ہیں۔ ہمالہ کے چشمے اُلتا: مراد ہمالہ کے دامن میں آباؤ قوموں کا بیدار ہونا۔

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا  
کہ صُبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں

کمالِ صدق و مروّت ہے زندگی ان کی  
معاف کرتی ہے فطرت بھی ان کی تقصیریں

قلندرانہ اداکیں، سکندرانہ جلال  
یہ اہمیتیں ہیں جہاں میں برہنہ شمشیریں

خودی سے مردِ خود آگاہ کا جمال و جلال  
کہ یہ کتاب ہے، باقی تمام تفسیریں

شکوہِ عید کا منکر نہیں ہوں میں، لیکن  
قبولِ حق ہیں فقط مردِ حُر کی تکبیریں

حکیم میری نواؤں کا راز کیا جانے  
ورائے عقل ہیں اہلِ جُنوں کی تدبیریں

جلال: مراد بہت شاہانہ رعب داب۔ بڑھنہ شمشیریں۔ ایسی تلواریں مراد تو میں جو اپنی آزادی کے لیے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ مرد خود آگاہ: اپنی خودی سے پوری طرح باخبر، شکوہ و عید: عید کی شان و شوکت۔ جگر: نہ ماننے والا قبول حق: یعنی خدا قبول کرتا ہے۔ مرد خیر: آزاد یعنی مرد سوسن۔ جگیریں: اللہ کی عظمت کا ذکر (نماز عید کے موقع پر "اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، واللہ اکبر" پڑھتے ہوئے مسجد جاتے ہیں۔ ورائے عقل: مراد عقل کے بس میں نہیں، بال چنوں: حقیقی عاشق، خدا مست۔

www.IqbalOnline.com



All rights reserved.

www.IqbalOnline.com  
©2002-2006

چه کافرانہ قمارِ حیات می بازی  
 کہ با زمانہ بسازی بخود نمی سازی  
 دیگر بدمرہ ہاے حرم نمی بینم  
 دلِ مجنید و نگاہِ غزالی و رازی  
 بحکلم مفتی اعظم کہ فطرت ازلیست  
 بدین صعوبتِ حرام است کارِ شہبازی  
 ہماں فقیہِ ازل گفت مجرہ شاہین را  
 باسماں گزوی با زمیں نہ پردازی  
 منم کہ توبہ نہ کردم ز فاش گوئی ہا  
 ز نیمِ این کہ بسکطاں کنند غمآزی  
 بدستِ ما نہ سمرقند و نے بخارا ایست  
 دُعا بگو ز فقیراں بہ ترکِ شیرازی

تجلید: مراد حضرت جنید بغدادیؒ جن کا تعلق صوفیاء کے دوسرے طبقے سے ہے۔ ”سیند اللطائف“ (گروہ کا سردار)۔  
 غزالی: امام غزالیؒ، محمد بن محمد ابو حامد، فلسفی، علم کلام کے ماہر اور صوفی۔ بہت سی کتابیں لکھیں۔ وفات ۴۰۵ھ۔

۱۔ تو زندگی کا جو کیسا کافروں یعنی دنیا پرستوں کی طرح کھیل رہا ہے کہ زمانے کے ساتھ تو سو افقت کر رہا ہے اور اپنی ذات سے سو افقت نہیں کر رہا۔

۲۔ میں جب اپنے دینی مدرسوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے مایوسی ہوتی ہے کہ اب پہلے کی طرح ان میں بیجا جیسے دل غزالی اور رازی جیسی بھیرت والا کوئی نظر نہیں آتا۔

۳۔ بڑے مفتی یعنی ازلی قدرت کا یہ فتویٰ حکم ہے کہ مولے (چھوٹا سا پرندہ) کے دین میں شہباز جیسے کا منع ہیں۔ یعنی مولے کے بس میں ایسا نہیں ہے۔

۴۔ اسی ازلی مفتی نے شہباز سے یہ کہا کہ دیکھو آسمانی نضاؤں میں یعنی بلند یوں پر اڑنا نیچے زمین یعنی پستی سے تعلق نہ رکھنا۔

۵۔ صرف اس خیال اور ڈر سے کہ لوگ، حاکم وقت (انگریز) سے میری چغلیاں کھائیں گے میں نے صاف صاف بتیں (جابر و ظالم حکمرانوں کی مسلم دشمنی) کہنے سے توبہ نہ کی۔

۶۔ ہمارے پاس کوئی سمرقند ہے اور نہ کوئی بخارا، لہذا ہم فقیروں کی طرف سے اس شیرازی ترک یعنی محبوب کو بس دعای کہہ دینا (حافظ کے اس شعر کی طرف اشارہ ہے جس میں اس نے کہا کہ اگر وہ شیرازی ترک ہمارا دل لے لے تو میں اُس کے چہرے پر سیاہ حل کے بدلے میں سمرقند و بخارا دے دوں گا)



ضمیرِ مغرب ہے تاجرانہ، ضمیرِ مشرق ہے راہبانہ  
وہاں دگرگوں ہے لفظ لفظ، یہاں بدلتا نہیں زمانہ  
کنارِ دریا خضر نے مجھ سے کہا بہ اندازِ محرمانہ  
سکندری ہو، قلندری ہو، یہ سب طریقے ہیں ساحرانہ  
حریف اپنا سمجھ رہے ہیں مجھے خدایانِ خانقاہی  
انہیں یہ ڈر ہے کہ میرے نالوں سے شق نہ ہو سنکِ آستانہ  
غلام قوموں کے علم و عرفان کی ہے یہی رمزِ آشکارا  
زمیں اگر تنگ ہے تو کیا ہے، فضا ئے گردوں ہے بے کرانہ  
خبر نہیں کیا ہے نام اس کا، خدا فریبی کہ خود فریبی  
عمل سے فارغ ہوا مسلمان بنا کے تقدیر کا بہانہ  
بری اسیری پہ شاخِ گل نے یہ کہہ کے صیاد کو رُلایا  
کہ ایسے پرسوز نغمہ خواں کا گراں نہ تھا مجھ پہ آشیانہ

ضمیرِ مغرب: مغربی قوموں کا باطن / دل، تاجرانہ: سوداگروں کا سا، یعنی مادہ پرستی کا رجحان۔ ضمیرِ مشرق:  
مشرقی قوموں کا دل و دماغ، راہبانہ: عترت کا دنیا، بے عملی اور جدوجہد سے خالی زندگی، دگرگوں ہے: تبدیلی آ

رہی ہے۔ یہ اندازہ محرماتہ: رازدارانہ طریقے سے۔ سکندری: سکندر اعظم کی ہی ظاہری شان و شوکت۔ قلندری: مراد موجودہ دور کا صوفی یا قلندر ہونا۔ ساحرانہ: جادوگر کے سے۔ حریف: مقابل، دشمن۔ خدایانِ خانقاہی: خانقاہ کے مالک، خانقاہ نشین صوفیا جو جہاد و جہد کی زندگی کے خلاف ہیں۔ میرے مالے: مراد قبائل کی شاعری شق ہونا: پھٹ جانا، ٹوٹ جانا، مراد ٹھپ ہو جانا۔ سنگ آستانہ: دکنیز کا پتھر، مراد مذہب کے نام پر لوگوں کو انکو بنانے کا کام۔ رمز: اشارہ، جہد، نضائے گردوں: آسمانی نضائے بے گرانہ بہت وسیع۔ خدا فرمیں: تقدیر کے حوالے سے اللہ کو دھوکا دینے کی کیفیت۔ عمل سے فارغ ہونا: تقدیر کے بہانے کوئی جہاد و جہد نہ کرنا۔ اُسیری: قید پر سوز و غم۔ خواں: جس کے نعروں یعنی شاعری سے لوگوں کے دلوں میں گرمی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔

www.urdubooks.com

All rights reserved.

www.urdubooks.com  
©2002-2006

حاجت نہیں اے خطہ گل شرح و بیاں کی

تصویر ہمارے دل پرخوں کی ہے لالہ

تقدیر ہے اک نام مکافات عمل کا

دیتے ہیں یہ پیغام خدایانِ ہمالہ

سرما کی ہواؤں میں ہے عریاں بدن اس کا

دیتا ہے ہنر جس کا امیروں کو دو شالہ

امید نہ رکھ دولتِ دُنیا سے وفا کی

رم اس کی طبیعت میں ہے مانندِ غزالہ

خطہ گل: چین، گلستان، مراد کشمیر۔ مکافات عمل: مراد جیسا عمل ویسی جزایا سزا خدایانِ ہمالہ: مراد کوہ ہمالہ کے دامن میں رہنے والے برہمن و ورثی عریاں: لباس کے ہنیر، ننگا و دو شالہ: اونی چادر دوپٹوں والی روم: وحشت، ڈر کر بھاگنا غزالہ: ہرنی۔

(۱۷)

خود آگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی

حرام آئی ہے اس مرد مجاہد پر زہ پوشی

All rights reserved.

(۱۸)

آں عزم بلند آور آں سوڑ جگر آور

شمشیر پدِر خوانی بازوے پدِر آور

☆

allurdubooks.blogspot.com

---

خود آگاہی: اپنی ذات کی نیچھی اور ظاہری قوتوں سے باخبر ہونے کی حالت۔ تن فراموشی: جسم کو بھولنے کی کیفیت۔ مرد مجاہد: جہاد کرنے والا، مرد مردہ من۔ زہ پوشی: حملے سے بچنے کے لیے زہ بکتر پہننے کا عمل۔

---

☆ وہ یعنی پہلے مجاہدین والا، بلند ارادہ اختیار کر اور ان جیسا جوش و جذبہ پیدا کر۔ اگر تجھے باپ کی تلوار کی خواہش ہے تو باپ جیسے بازو یعنی طاقت پیدا کر۔

غریب شہر ہوں میں، سن تو لے مری فریاد

کہ تیرے سینے میں بھی ہوں قیامتیں آباد

مری نوائے غم آلود ہے متاع عزیز

جہاں میں عام نہیں دولتِ دلِ ناشاد

گلہ ہے مجھ کو زمانے کی کور ذوقی سے

سمجھتا ہے مری محنت کو محنتِ فرہاد

”صدائے تیشہ کہ برسنگ میخوردگر است

خبر گیر کہ آوازِ تیشہ و جگر است“

☆

غریب شہر: پردیسی، مراد بے عمل لوگوں کے ملک میں پردیسی، قیامتیں آباد ہونا: جدوجہد کے لیے جوش اور جذبے پیدا ہونا، نغمہ شاعری، غم آلود: غم سے بھری، قوم کے درد سے پر، متاع عزیز: قیمتی سرمایہ اپونگی، دلِ ناشاد: ناخوش دل، قوم کی غلامی کے سبب آزرده دل، کور ذوقی: اچھا مذاق نہ رکھنے کی کیفیت، محنت فرہاد: پہاڑ کھودنے کا عمل، بے اثر محنت۔

☆ پتھر پر جو تیشہ مارا جائے اس کی آواز کچھ اور طرح کی ہوتی ہے، ذرا توجہ سے سنیں کہ یہ تو دل پر تیشہ پڑنے کی آواز ہے (صدائے تیشہ الخ یہ شعر مرزا جان جاناں مظہر علیہ الرحمۃ کی مشہور بیاض ”خرطہ جوہر“ میں ہے)

سراکبر حیدری، صدرِ اعظم حیدرآباد دکن کے نام

مہوم اقبال کے موقع پر توشہ خانہ حضور نظام کی طرف سے، جو صاحب صدرِ اعظم کے ماتحت ہے، ایک ہزار روپے کا چیک بطور تواضع موصول ہونے پر

تھا یہ اللہ کا فرماں کہ شکوہ پرویز

دو قلندر کو کہ ہیں اس میں ملوکانہ صفات

مجھ سے فرمایا کہ لے، اور شہنشاہی مگر

حُسنِ تدبیر سے دے آئی و فانی کو ثبات

میں تو اس بارِ امانت کو اٹھاتا سرِ دوش

کامِ درویش میں ہر تلخ ہے مانندِ نبات

غیرتِ فقر مگر نہ سکی اس کو قبول

جب کہا اُس نے یہ ہے میری خدائی کی زکات!

سراکبر حیدری: محمد اکبر مڈر علی حیدری۔ ولادت بمقام بمبئی ۸ نومبر ۱۸۶۹ء۔ ۱۹۱۹ء میں والی دکن نے انھیں صدر اہمام مالیات مقرر کیا۔ شکوہ پرویز: مرادشاہانہ شان و شوکت۔ ملوکانہ صفات: مراد بادشاہوں کی سی خوبیاں۔ شہنشاہی مگر: خوب مزے کر۔ حُسنِ تدبیر: اچھا غور و فکر اور کوشش۔ آئی و فانی: جو لگتی اور فنا ہونے والی ہو۔ ثبات: برقرار رہنے والی۔ بارِ امانت: امانت کا بوجھ۔ سرِ دوش: کندھے پر۔ کامِ درویش: درویش کا حلق/گلا۔ تلخ: کڑوی شے۔ ثبات: بصری میری خدائی: مراد وزیرِ اعظم کی آقا ئی/حکمرانی۔

# حسین احمد

عجم ہنوز نداند رموزِ دین، ورنہ  
زیو بند حسین احمد! اس چہ بواجبی است

سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است  
چہ بے خبر ز مقام محمدؐ عربی است

بمصطفیٰؐ برسائے خویش را کہ دیں ہمہ اوست  
اگر بہ او نرسیدی، تمام بولہبی است

حسین احمد: مولانا حسین احمد مدنی (۱۸۷۹ء-۱۹۵۷ء) دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی اور پھر وہیں ایک عرصہ تک قرآن و حدیث کا درس دیا۔ جمعیت العلماء ہند کے صدر رہے۔ دیوبند میں دفن ہوئے۔

۱۔ عجم یعنی غیر عرب مسلمان ابھی تک دین کی جھینکوں سے واقف نہیں ہیں، ورنہ دیوبند کے حسین احمد سے یہ انتہائی حیران کن بات کیوں سرزد ہوتی۔

۲۔ انھوں (مولانا) نے منبر پر کھڑے ہو کر یہ کہا کہ ملت کا تعلق ملک اور وطن سے ہے (اشارہ ہے نیشنلزم کی طرف)، یعنی ہر ملک میں بسنے والے لوگ ایک ملت ہیں۔ وہ (مولانا) حضور اکرم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ سے کس قدر بے خبر ہیں۔

۳۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے خود کو وابستہ کر لے کہ حضور مکمل دین ہیں۔ اگر تو نے حضورؐ سے وابستگی پیدا نہیں کی (مراد ملت کے بارے میں حضورؐ کے ارشادِ گرامی پہ عمل نہیں کرنا) تو تیرے سارے عمل ابولہب کے سے ہیں یعنی کفر اور شرک۔ (ابولہب، حضور اکرمؐ کا چچا جو حضورؐ اور اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا)



## حضرت انسان

جہاں میں دانش و بینش کی ہے کس درجہ ارزانی  
کوئی شے چھپ نہیں سکتی کہ یہ عالم ہے نورانی  
کوئی دیکھے تو ہے باریک فطرت کا حجاب اتنا  
نمایاں ہیں فرشتوں کے تہم ہائے پنہانی  
یہ دنیا دعوت دیدار ہے فرزندِ آدم کو  
کہ ہر مستور کو بخشا گیا ہے ذوقِ غریبی

یہی فرزندِ آدم ہے کہ جس کے اشکِ خونیں سے  
کیا ہے حضرت یزداں نے دریاؤں کو طوفانی  
فلک کو کیا خبر یہ خاکداں کس کا نشیمن ہے  
غرض انجم سے ہے کس کے شبستاں کی نگہبانی  
اگر مقصودِ گل میں ہوں تو مجھ سے ماورا کیا ہے  
مرے ہنگامہ ہائے نو بہ نو کی انتہا کیا ہے؟

روشن، تبسم ہائے پنہانی، چمکھی ہوئی مسکراہٹیں، دعوتِ دیدار، مراد کائنات کی اشیائیں خدا کو جلوہ گر پانا، فرزندِ آدم، مراد انسان، مستور، چھپا ہوا ذوقِ عریانی، ظاہر ہونے کا شوق، حضرت یزداں، خدا تعالیٰ جا کداں، مراد یہ دنیا، نشیمن، ٹھکانا، غرض: مقصد، ارادہ، عزم، جمع، ٹم، ستارے، شیتاں، رات کے آرام کی جگہ، نگہبانی، حفاظت، چوکیداری، مقصودِ کمال: تمام کائنات وجود میں لانے کی اصل غرض، میں: مراد انسان، ماورا: پیچھے، مراد بڑھ کر، ہنگامہ ہائے نوبت، نئے نئے ہنگامے، عزت، نئے نئے کارنامے یا ہر لحظہ کی رونقیں۔

www.IqbalOnline.com



All rights reserved.

www.IqbalOnline.com  
©2002-2006